سورہ نمبر
(۹۳)

سُورَةُ الضُّحٰی

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ
www.ALISLAMI.NET

سُوْرَةُ الضُّحٰى

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ امید والی آیت وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى نازل فرمائی ہے میں نے اس کو قیامت کے دن اپنی امت کے لیے بچار کھا ہے۔ (کنز العمال ص: ١٤٧، ج:١، دیلمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کے بارے میں فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا یہ ہے کہ آپ کی پوری امت جنت میں داخل ہو۔ (درمنثور شعب الایمان از بیہقی)

آپ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک آپ کا ایک امتی بھی جہنم میں ہوگا۔ (ایضا تلخیص المتشابہ از خطیب)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ ضحیٰ مکیہ میں نازل ہوئی (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف٢٦) اس میں گیارہ آیات ہیں۔

وَالضُّحٰى ﴿١﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿٣﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

چاشت کی قسم ف٢٧ اور رات کی جب پردہ ڈالے ف٢٨ کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور بیشک پچھلی تمہارے لیے

لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿٥﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا

پہلی سے بہتر ہے ف٢٩ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے ف٣٠ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا ف٣١

ف٢٦ سورۂ والضحیٰ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع گیارہ آیتیں چالیس کلمے ایک سو بہتر حرف ہیں **شانِ نزول** ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطریق طعن کہا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو ان کے رب نے چھوڑ دیا اور مکروہ جانا اس پر والضحیٰ نازل ہوئی ف٢٧ جس وقت کہ آفتاب بلند ہو کیونکہ یہ وقت وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے کلام سے مشرف کیا اور اسی وقت جادو گر سجدے میں گرے **مسئلہ** چاشت کی نماز سنت ہے اور اس کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے قبل زوال تک ہے امام صاحب کے نزدیک چاشت کی نماز دو رکعتیں ہیں یا چار ایک سلام کے ساتھ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ضحیٰ سے دن مراد ہے ف٢٨ اور اس کی تاریکی عام ہو جائے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چاشت سے مراد وہ چاشت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا بعض مفسرین نے فرمایا کہ چاشت اشارہ ہے نور جمال مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اور شب کنایہ ہے آپ کے گیسوئے عنبرین سے (روح البیان) ف٢٩ یعنی آخرت دنیا سے بہتر کیونکہ وہاں آپ کے لیے مقام محمود و حوض مورود و خیر موعود اور تمام انبیاء و رسل پر تقدم اور آپ کی امت کا تمام امتوں پر گواہ ہونا اور آپ کی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آتیں اور مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے احوال آپ کے لیے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کریگا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ساعت بساعت آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے ف٣٠ دنیا و آخرت میں ف٣١ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ وعدہ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپ کو دنیا میں عطا فرمائیں کمال نفس اور علوم اولین و آخرین اور ظہور امر اور اعلائے دین اور وہ فتوحات جو عہد مبارک میں ہوئیں اور عہد صحابہ میں ہوئیں اور تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشارق و مغارب میں پھیل جانا اور آپ کی امت کا بہترین امم ہونا اور آپ کے وہ کرامات و کمالات جن کا اللہ ہی عالم ہے اور آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاعت عامہ و خاصہ اور مقام محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں مسلم شریف کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں دست مبارک اٹھا کر امت کے حق میں رو رو کر دعا فرمائی اور عرض کیا اللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں جا کر دریافت کرو رونے کا کیا سبب ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ دانا ہے جبریل نے حسب حکم حاضر ہو کر دریافت کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تمام حال بتایا اور غم امت کا اظہار فرمایا جبریل امین نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں باوجودیکہ وہ خوب جاننے والا ہے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کو گراں خاطر نہ ہونے دیں گے حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک ایک امتی بھی دوزخ میں رہے میں راضی نہ ہوں گا آیت کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں اور احادیث شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگاران امت بخش دیے جائیں تو آیت و احادیث سے قطعی طور پر نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور کی شفاعت مقبول اور حسب مرضی مبارک گنہگاران امت بخشے جائیں گے سبحان اللہ کیا رتبہ علیا ہے کہ جس پروردگار کو راضی کرنے کے لئے تمام مقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اٹھاتے ہیں وہ اس حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے عطائے عام کرتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جو آپ کے ابتدائے حال سے آپ پر فرمائیں۔

ف۱ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی والدہ ماجدہ کے بطن میں تھے ... مدینہ شریف میں وفات پائی اور ... آپ کی خدمت کے متکفل آپ کے دادا عبد المطلب ہوئے جب آپ کی عمر شریف ... سال کی ہوئی تو ... دادا عبد المطلب نے بھی وفات پائی ... انہوں نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فرزند ابو طالب کو جو آپ کے حقیقی چچا تھے آپ کی خدمت ... اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے ایک معنی یہ بیان کیے ہیں کہ یتیم بمعنی یکتا و بے نظیر ہے ... اپنی حفاظت میں آپ کے دشمنوں کے اندر آپ کی پرورش فرمائی اور آپ کو نبوت و اصطفا و رسالت کے ساتھ مشرف کیا ... (خازن و جمل و روح البیان) ف۲ اور غیب کے اسرار آپ پر کھول دیے اور علم ما کان و ما یکون عطا کیے ... اپنی ذات و صفات کی معرفت میں سب سے بلند مرتبہ عنایت کیا مفسرین نے ایک معنی اس آیت کے یہ بھی بیان کیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا وارفتہ پایا کہ آپ اپنے نفس اور اپنے مراتب کی خبر بھی نہیں رکھتے تھے تو آپ کو آپ کے ذات و صفات اور مراتب و درجات کی معرفت عطا فرمائی مسئلہ انبیاء علیہم السلام سب معصوم ہوتے ہیں نبوت سے قبل بھی نبوت کے بعد بھی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے صفات کے ہمیشہ سے عارف ہوتے ہیں ف۳ دولت قناعت عطا فرما کر بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تونگری کثرت مال سے حاصل نہیں ہوتی حقیقی تونگری نفس کا بے نیاز ہونا ہے ف۴ جیسا کہ اہل جاہلیت کا طریقہ تھا کہ یتیموں کو دباتے اور ان پر زیادتی کرتے تھے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے گھروں میں وہ بہت اچھا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور وہ بہت برا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ برا برتاؤ کیا جاتا ہے ف۵ یا کچھ دے دو یا حسن اخلاق اور نرمی کے ساتھ عذر کر دو یہ بھی کہا گیا ہے کہ سائل سے طالب علم مراد ہے اس کا اکرام کرنا چاہیے اور جو اس کی حاجت ہو اس کو پورا کرنا اور اس کے ساتھ ترش روئی و بد خلقی نہ کرنا چاہیے ف۶ نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جن کا حضور سے وعدہ فرمایا نعمتوں کے ذکر کا اس لیے حکم فرمایا کہ نعمت کا بیان کرنا شکر گزاری ہے

ع ۱۱ ۱۸

فَاٰوٰى ﴿۶﴾ وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾ وَ وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ

پھر جگہ دی ف۱ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی ف۲ اور تمہیں حاجتمند پایا پھر غنی کر دیا ف۳ تو یتیم پر

فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

دباؤ نہ ڈالو ف۴ اور منگتا کو نہ جھڑکو ف۵ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ف۶

حضرت حرب بن شریح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابو جعفر محمد بن علی بن حسین سے کہا کہ شفاعت کے سلسلے میں آپ کا کیا خیال ہے جس کا تذکرہ عراق والے کرتے ہیں کیا یہ حق ہے انھوں نے فرمایا ہاں خدا کی قسم میرے چچا محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا میں اپنی امت کے لیے اس حد تک شفاعت کروں گا کہ میرا رب پکارے گا کہ اے محمد کیا تم راضی ہوئے میں کہوں گا ہاں اے میرے پرور دگار میں راضی ہوا۔ پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عراق والو تم کہتے ہو کتاب اللہ کی سب سے امید والی آیت یہ ہے: قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا میں نے کہا ہاں ہم یہی کہتے ہیں انھوں نے کہا مگر ہم سبھی اہل بیت یہ کہتے ہیں کہ قرآن میں سب سے امید والی آیت وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ہے اور یہ ہے شفاعت (درمنثور ص:۳۶۱، ج:۶، ابن منذر، ابن مردویہ وحلیہ از ابو نعیم)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور